بسم اللہ نحمدہٗ و نصلّی و نسلّم علی رسولہ الکریم

دار الافتاء فیضان شریعت

الکریم گارڈن مارکیٹ، فیز1،نزد مناواں پولیس ٹریننگ سنٹر بالمقابل سوتر مل اسٹاپ لاہور، پاکستان

Gmail:azharmadani85@gmail.comContact: +923214061265

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ دوستونوں کے درمیان منفرد(اکیلے شخص)یامقتدی کا کھڑے ہو کر نماز پڑھنامکروہ تحریمی ہے؟ سائل:محمد عاکف(فیصل آباد، پاکستان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

باجماعت نماز کے دوران صفوں کوسیدھا کرنے اوران میں بغیر فاصلہ کھڑے ہونے کی احادیث اس کثرت سے اور تاکیدی وارد ہوئیں کہ ان کی بناء پر علماء اسلام نے صفوں کوسیدھا کرنے اورانہیں ملانے کوواجب قرار دیا۔(اوراس کے واجب ہونے کے اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس کا ہمیشہ اہتمام فرمایاہے اور جس کام پر حضور ﷺ ہمیشگی اختیار فرمائیں وہ واجب ہوتا ہے سوائے اس کے کہ اس کے خلاف کوئی قرینہ ودلیل پائی جائے۔)اور صفوں کوسیدھا نہ کرنا یادوآدمیوں کے درمیان بلاعذر شرعی جگہ چھوڑنے کومکروہ تحریمی وگناہ فرمایا(کیونکہ واجب کاترک مکروہ تحریمی ہے اور مکروہ تحریمی کاارتکاب گناہ)۔اورچونکہ شریعت مطہرہ کوجماعت میں جمعیت مقصودہے لیکن اگر صفوں کوتوڑتوڑ کربنایاجائے توجمعیت فوت ہوجائے گی اور مقصد حاصل نہ ہوگا،اسی وجہ سے علماء اسلام نے ہر ایسے معاملے سے منع فرمایاجوامت کی جمعیت میں انتشار کاباعث ہو،اسی سے دوران جماعت ستونوں کے درمیان صف بنانا بھی ہے کہ مقتدی کامسجد میں جگہ ہونے کے باوجود بلاعذر ستونوں کے درمیان کھڑے ہوکر نمازادا کرنامکروہ تحریمی وگناہ ہے کہ اس میں قطعِ صف(صف کوکاٹنا)ہے جس سے احادیث میں منع فرمایا گیااور صفوں کوملانے کابار بار تاکیدی حکم فرمایا گیا یہاں تک حکم فرمایاکہ اگر اگلی صف میں جگہ موجودہونے کے باوجود پیچھے صفیں بنادی گئیں توبعد میں آنے والے کوحکم ہے کہ وہ ان صفوں کوچیرتاہواجائےاوراس خالی جگہ کوپُر کرے اوراس پر مغفرت کی بشارت دی گئی۔

لہٰذا اوّلاً تومقتدیوں کوخود ہی خوب صفوں میں مل کراور سیدھی صفیں بنانے کااہتمام کرناچاہیۓ،اورجب تک اگلی صفیں مکمل نہ ہوجائیں پیچھے نئی صف شروع نہیں کرنی چاہیۓ اورنہ ہی ستونوں کے مابین صفیں بنائی جائیں،اوراس کے ساتھ ساتھ امام صاحبان کوبھی اس کابہت زیادہ اہتمام کرناچاہیۓ،اورجماعت سے پہلے باقاعدہ اس کااعلان کریں،بلکہ وقتاًفوقتاًصفوں کی درستی وتکمیل کی اہمیت سے عوام الناس کوخوب آگاہی فراہم کرتے رہیں۔

البتہ اگر عذر ہو جیسے مسجد مکمل بھر چکی اور نماز پڑھنے کی اس کے علاوہ اور کوئی جگہ باقی نہ رہی یا باہر بارش وآندھی وغیرہ ہو یا جگہ کی تنگی وغیرہ کے باعث ستونوں کے درمیان کھڑے ہو کر نماز پڑھیں تو اس میں حرج نہیں۔

اور اکیلے شخص کا ستونوں کے درمیان کھڑے ہو کر نماز ادا کرنا بلا کراہت جائز ہے کہ جن وجوہات (یعنی قطع صف وغیرہ) کی بناء پر ستونوں کے درمیان صف بندی سے منع فرمایا گیا وہ یہاں موجود نہیں۔ بلکہ خود حضور سید عالم ﷺ کا بغیر جماعت کے اکیلے کعبۃ اللہ شریف کے ستونوں کے درمیان نماز پڑھنا بھی ثابت ہے۔ اب اس کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

امام مسلم جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں: **"الاتصفون کماتصف الملائکۃعندربھا؟فقلنا:یارسول اللہ ﷺوکیف تصف الملائکۃ عندربھا؟فقال:یتمون الصفوف الاول،وتراصون فی الصف"** ترجمہ: کیوں نہیں اس طرح صف باندھتے ہو جیسے ملائکہ اپنے ربّ کے حضور باندھتے ہیں، عرض کی، یارسول اللہ ﷺ کس طرح ملائکہ اپنے ربّ کے حضور صف باندھتے ہیں؟ فرمایا: "اگلی صفیں پوری کرتے ہیں اور صف میں مِل کر کھڑے ہوتے ہیں۔

(صحیح مسلم"، کتاب الصلاۃ، باب الأمر، بالسکون في الصلاۃ... اِلخ، جلد1، الحدیث:119، صفحہ 203، مطبوعہ: بیروت)

سنن نسائی میں ہے فرماتے ہیں ﷺ: **"راصّوا صفوفکم وقاربوا بینھا وحاذوا بالاعناق فوالذی نفس محمد بیدہ انی لاری الشیاطین تدخل من خلل الصف کانھا الخذف"**۔ ترجمہ: اپنی صفیں خوب گھنی اور پاس پاس کرو اور گردنیں ایک سیدھ میں رکھو کہ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں شیاطین کو دیکھتا ہوں کہ صف کے درمیانی فاصلہ (Gap) سے داخل ہوتے ہیں جیسے بھیڑ کے بچے۔

(سنن النسائی: کتاب الامامۃ، باب حث الامام علی رص الصفوف الخ، جلد3، صفحہ 265، حدیث:827، مطبوعہ: دار التاصیل)

امام حاکم ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، حضور ﷺ فرماتے ہیں: **"ان اللہ وملائکۃ یصلون علی الذین یصلون الصفوف۔ھذاحدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ"** ترجمہ: اللہ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر درود بھیجتے ہیں جو صفیں ملاتے ہیں۔" حاکم نے کہا، یہ حدیث بشرط مُسلِم صحیح ہے۔

(المستدرک "للحاکم، کتاب الإمامۃ... اِلخ، باب من وصل صفاًوصلہ اللہ، الحدیث:775، جلد1، صفحہ 334، دار الکتب العلمیہ: بیروت)

امام ابن ماجہ ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ فرماتے ہیں ﷺ: **"ان اللہ وملائکۃ یصلون علی الذین یصلون الصفوف ومن سدفرجۃ رفعہ اللہ بھادرجۃ"** ترجمہ: اللہ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر درود بھیجتے ہیں جو صفیں ملاتے ہیں جو کشادگی (Gap) کو بند کرے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند فرمائے گا۔

(سنن ابن ماجہ"، کتاب اِقامۃ الصلاۃ... اِلخ، باب اقامۃ الصفوف، الحدیث:995، جلد1، صفحہ 318، مطبوعہ: داراحیاء الکتب العربیہ)

المستدرک علی الصحیحین میں ہے، فرماتے ہیں ﷺ: **"من وصل صفا وصلہ اللہ ومن قطع صفا قطعہ اللہ۔ رواہ النسائی والحاکم بسند صحیح عن ابن عمر رضی اللہ تعالی تعالٰی عنھما وھو من تتمۃ حدیثہ الصحیح المذکور سابقا عند احمد وابی داؤد والثلثۃ الذین**

معهما۔ ترجمہ: جو کسی صف کو وصل کرے (ملائے) اللہ اسے وصل کرے اور جو کسی صف کو قطع کرے (کاٹے) اللہ اسے قطع کردے۔
اسے نسائی اور حاکم نے سند صحیح کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے، یہ عبد اللہ ابن عمر کی حدیث اس حدیث صحیح مذکور سابقہ کا تتمہ ہے جسے امام احمد اور ابو داؤد اور دیگر محدثین نے روایت کیا ہے۔
(المستدرک علی الصحیحین: جلد 1، کتاب الامامۃ والجماعۃ، حدیث: 774، صفحہ 333، دار الکتب العلمیہ: بیروت)
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اقیموا صفوفکم، فانی اراکم من وراء ظہری، کان احدنا یلزق منکبہ بمنکب صاحبہ"۔ ترجمہ: اپنی صفیں قائم کرو، بیشک میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں، ہم میں سے ہر ایک اپنے کاندھے کو دوسرے کے کاندھے سے ملاتا تھا۔
(صحیح البخاری: کتاب الاذان، باب الزاق المنکب بالمنکب۔۔ الخ، جلد 1، صفحہ 180، حدیث 725، دار ابن کثیر، دمشق، بیروت)
بحر الرائق شرح کنز الدقائق میں ہے: وینبغی للقوم اذا قاموا الی الصلاۃ ان یتراصوا ویسدوا الخلل ویسووا مناکبھم فی الصفوف، ولا باس ان یامرھم الامام بذلک۔۔ وفی فتح القدیر: وروی ابو داؤد والامام احمد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ انہ قال ﷺ: اقیموا الصفوف وحاذوا بین المناکب وسدوا الخلل ولینوا بایدیکم اخوانکم لاتذروا فرجات للشیطان، من وصل صفا وصلہ اللہ ومن قطع صفا قطعہ اللہ"۔ ترجمہ: قوم کو چاہئے کہ جب نماز کیلئے صفوں میں کھڑے ہوں تو خوب مل کر کھڑے ہوں اور درمیانی فاصلہ پُر کریں اور اپنے کندھے خوب برابر کریں، اور اگر امام اس کا حکم دے تو بھی کوئی حرج نہیں، اور فتح القدیر میں ہے: امام ابو داؤد وامام احمد نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صفیں قائم کرو اور کندھوں کو برابر کرو، اور درمیانی فاصلہ پُر کرو، اور اپنے بھائیوں کیلئے نرم ہو جاؤ، اور شیاطین کیلئے جگہ چھوڑنے سے بچو۔
(بحر الرائق، شرح کنز الدقائق، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، جلد 1، صفحہ 618، در الکتب العلمیہ: بیروت)
(رواہ النسائی، کتاب الاقامۃ، باب 82، المؤطا، فی کتاب الجمعۃ، حدیث 8، مسند احمد، جلد 5، صفحہ 262)
در مختار میں ہے: "وینبغی ان یامرھم بان یتراصوا ویسدوا الخلل ویسووا مناکبھم"۔ یعنی امام کو چاہئے کہ لوگوں کو حکم دے کہ وہ خوب مل کر کھڑے ہوں، درمیانی فاصلہ پُر کریں اور اپنے کندھے ایک سیدھ میں کر کے برابر کریں۔
(در مختار: کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، جلد 2 صفحہ 310، دار عالم الکتب: ریاض)
در مختار میں ہے: "ولو کان فرجۃ فللداخل ان یمر علی رقبۃ من لم یسدھا، لانہ اسقط حرمۃ نفسہ"۔ ترجمہ: اگلی صف میں جگہ تھی، اسے خالی چھوڑ کر پیچھے کھڑا ہوا تو آنے والا شخص اس کی گردن پھلانگتا ہوا جا سکتا ہے، کہ اس نے اپنی حُرمت اپنے آپ کھوئی۔
(الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ ومایکرہ فیہا، جلد 2، صفحہ 401 دار عالم الکتب: ریاض)
امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

" جب تک ایک صف پوری نہ ہو دوسری (شروع) نہ کریں اس کا شرع مطہرہ کو وہ اہتمام ہے کہ اگر کوئی صف ناقص چھوڑے مثلاً ایک آدمی کی جگہ اس میں کہیں باقی تھی اسے بغیر پورا کئے پیچھے اور صفیں باندھ لیں، بعد کو ایک شخص آیا اس نے اگلی صف میں نقصان پایا تو اسے حکم ہے کہ ان صفوں کو چیرتا ہوا جاکر وہاں کھڑا ہو اور اس نقصان کو پورا کرے کہ انہوں نے مخالفت حکم شرع کرکے خود اپنی حرمت ساقط کی جو اس طرح صف پوری کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے مغفرت فرمائے گا"۔

(فتاوی رضویہ، کتاب الصلوۃ، باب الجماعۃ، جلد7، صفحہ 221، رضا فاؤنڈیشن: لاہور)

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پہلی صف میں جگہ ہو اور پچھلی صف بھر گئی ہو تو اس کو چیر کر جائے اور اس خالی جگہ میں کھڑا ہو۔ اور یہ وہاں ہے، جہاں فتنہ وفساد کا احتمال نہ ہو۔

(بہار شریعت: کتاب الصلاۃ، جماعت کا بیان، جلد1، حصہ 3، صفحہ 587،586، مکتبۃ المدینہ: کراچی)

بحر الرائق میں ہے: "التقدم واجب على الامام للمواظبة من النبى صلى اللّٰہ تعالٰى عليه وسلم وترک الواجب موجب لكراهة التحريم المقتضية للاثم"۔ ترجمہ: امام کا مقدم ہونا واجب ہے کیونکہ اسی پر نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مواظبت فرمائی اور واجب کا ترک کراہت تحریمی کا موجب ہے جو گناہ کا مقتضی ہے۔

(بحر الرائق شرح کنز الدقائق: کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، جلد1، صفحہ 614، دار الکتب العلمیہ: بیروت)

امام اہلسنت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: جس (کام) پر حضور سید عالم ﷺ نے ہمیشہ مواظبت فرمائی (وہ واجب ہے کیونکہ) مواظبت دائمہ دلیل وجوب ہے اور ترک واجب مکروہ تحریمی، اور مکروہ تحریمی کا ارتکاب گناہ۔

(فتاوی رضویہ، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، جلد7، صفحہ 41، رضا فاؤنڈیشن: لاہور)

ایک جگہ فرماتے ہیں: "یونہی اس رخنہ بندی (صفوں میں فاصلہ) کے لئے پچھلی صف کے نمازیوں کے آگے گزرنا جائز ہے کہ انہوں نے خود اس امر عظیم میں بے پروائی کرکے جس کا شرع میں اس درجہ اہتمام تھا اپنی حرمت ساقط کردی۔

ثم اقول وباللہ التوفیق یہ احکام فقہ وحدیث باعلٰی ندا منادی کہ وصل صفوف اور ان کی رخنہ بندی اہم ضروریات سے ہے اور ترک فرجہ ممنوع وناجائز، یہاں تک کہ اس کے دفع کو نمازی کے سامنے گزر جانے کی اجازت ہوئی جس کی بابت حدیثوں میں سخت نہی وارد تھی سید عالم ﷺ فرماتے ہیں: "لويعلم المار بين يدى المصلى ماذا عليه لكان ان يقف اربعين خير اله من ان يمر بين يديه"۔ ترجمہ: اگر نمازی کے سامنے گزرنے والا جانتا کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو چالیس برس کھڑا رہنا اس گزر جانے سے اس کے حق میں بہتر تھا۔

(صحیح البخاری کتاب الصلوۃ: باب اثم المار بین یدی المصلی، جلد1، صفحہ 134،133، حدیث: 510، دار ابن کثیر: دمشق، بیروت)

ظاہر ہے کہ ایسا شدید امر جس پر یہ تشدیدیں اور سخت تہدیدیں ہیں اسی وقت روا رکھا گیا ہے جب دوسرا اس سے زیادہ اشد اور افسد تھا کما لایخفٰی (جیسا کہ مخفی نہیں)

ایک دلیل اس وجوب اور فرجہ رکھنے کی کراہت تحریمی پر یہ ہے۔

دلیل دوم احادیث کثیرہ میں صیغہ امر کا وارد ہونا کما سمعت وما ترکت لیس باقل مما سردت (جیسا کہ تونے سن لیا اور جن روایات کو میں نے ترک کردیا ہے وہ بیان کردہ سے کم نہیں ہیں۔ت) اس لئے ذخیرہ وحلیہ میں فرمایا: **"لانہ مامور بالمراصّۃ قال علیہ الصلاۃ والسلام: تراصوا فی الصفوف"** (کیونکہ مل کر کھڑے ہونے کا حکم ہے۔)

(ردالمختار بحوالہ حلیہ عن الذخیرۃ باب الامامۃ، جلد2، صفحہ 312، دارعالم الکتب: ریاض)

(المستدرک علی الصحیحین، کتاب الامامۃ والجماعۃ، جلد1، صفحہ 217، دارالکتب العلمیہ: بیروت، لبنان)

فتح القدیر وبحر الرائق وغیرہما میں فرمایا: **"سد الفرجات المأمور بہا فی الصف، والاحادیث فی ہذا کثیرۃ وشہیرۃ"**۔ ترجمہ: صف کے درمیانی رخنہ کو پر کرنے کا حکم ہے۔ اور اس بارے میں بہت زیادہ احادیث مشہور ہیں۔

(بحر الرائق شرح کنز الدقائق: کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، جلد1، صفحہ 619، دارلکتب العلمیہ: بیروت، لبنان)

اور اصول میں مبرہن ہو چکا ہے امر مفید وجوب ہے **الا ان یصرف عنہ صارف** (مگر اس صورت میں جب اس کے خلاف کوئی قرینہ ہو۔)

دلیل سوم علماء تصریح فرماتے ہیں کہ صف میں جگہ چھوٹی ہو تو اور مقام پر کھڑا ہونا مکروہ ہے۔

درمختار میں ہے: **"ولو صلی علی رفوف المسجد ان وجد فی صحنہ مکانا کرہ کقیامہ فی صف خلف صف فیہ فرجۃ"**۔ ترجمہ: اگر کسی نے رفوف مسجد میں نماز ادا کی حالانکہ صحن مسجد میں جگہ تھی تو مکروہ ہوگی جیسا کہ ایسی صف میں نماز پڑھنا مکروہ ہے جو ایسی صف کے پیچھے ہو جس میں رخنہ تھا۔ (درمختار، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، جلد2، صفحہ 312، دارعالم الکتب: ریاض)

اور کراہت مطلقہ سے مراد کراہت تحریم ہوتی ہے، **الا اذا دل دلیل علی خلافہ کما نص علیہ فی الفتح والبحر وحواشی الدر وغیرہما من تصانیف الکرام الغر۔** مگر جب اس کے خلاف دلیل موجود ہو جیسا کہ فتح، بحر، حواشی در اور دیگر تصانیف علماء عظام میں تصریح ہے۔

دلیل چہارم احادیث سابقہ میں حدیث رابع کے وعید شدید **من قطع صفا قطعہ اللّٰہ** (جس نے صف قطع کی اللہ اسے قطع کرے گا۔) علامہ طحطاوی پھر علامہ شامی زیر عبارت مذکورہ درمختار فرماتے ہیں: **"قولہ کقیامہ فی صف الخ ہل الکراہۃ فیہ تنزیہیۃ او تحریمیۃ ویرشد الی الثانی قولہ علیہ الصلٰوۃ والسلام من قطع صفا قطعہ اللّٰہ انتہی فافہم"**۔ قولہ جیسا کہ کھڑا ہونا اس صف میں الخ اس میں کراہت تنزیہی ہے یا تحریمی؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد من قطع اللہ الخ کراہت تحریمی کی طرف راہنمائی کرتا ہے **انتہی فافہم۔**

(ردالمختار: کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ: جلد2، صفحہ 312 دارعالم الکتب: ریاض)

ثانیاً ہر صف میں اول سے آخر تک دوسری صف کے لئے صف کامل کی جگہ بچنا واجب ہے۔

ثالثاً کسی صف میں فرجہ رکھنا مکروہ تحریمی ہے، جب تک اگلی صف پوری نہ کرلیں صف دیگر ہر گز نہ باندھیں۔

(فتاوی رضویہ، جلد 7، صفحہ 47 تا 51، رضافاؤنڈیشن: لاہور)

ایک مقام پر فرماتے ہیں:" دربارہ صفوف شرعاً تین باتیں بتاکید اکید ماموربہ ہیں اور تینوں آج کل معاذاللہ کالمتروک ہو رہی ہیں، یہی باعث ہے کہ مسلمانوں میں نااتفاقی پھیلی ہوئی ہے۔

اول تسویہ کہ صف برابر ہو خم نہ ہو کج نہ ہو مقتدی آگے پیچھے نہ ہوں سب کی گردنیں شانے ٹخنے آپس میں محاذی۔

سوم: تراصّ یعنی خوب مل کر کھڑا ہونا کہ شانہ سے شانہ چھلے، اللہ عزوجل فرماتا ہے:" صفا کانھم بنیان مرصوص "۔ایسی صف کہ گویا وہ دیوار ہے رانگا پلائی ہوئی۔ (القرآن، سورۃ 61، آیت:4)

رانگ پگھلا کر ڈال دیں تو سب درزیں بھر جاتی ہیں کہیں رخنہ فرجہ نہیں رہتا، ایسی صف باندھنے والوں کو مولی سبحٰنہ وتعالٰی دوست رکھتا ہے اس کے حکم کی حدیثیں اوپر گزریں، یہ بھی اسی اہتمام صفوف کے متممات سے اور تینوں امر شرعاً واجب ہیں کما حققناہ فی فتاونا وکثیر من الناس عنہ غافلون (جیسا کہ ہم نے اپنے فتاوٰی میں اس کی خوب تحقیق کی ہے اور بہت سے لوگ اس سے غافل ہیں)

(فتاوی رضویہ، جلد 7، صفحہ 220۔ تا۔224، رضافاؤنڈیشن: لاہور)

سنن ابنِ ماجہ میں ہے: عن معویۃ بن قرۃ عن ابیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ قال کنا ننھی ان نصف بین السواری علی عھد رسول اللہ ﷺ ونطرد عنھا طردا"۔ قرہ بن ایاس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہمیں دوستونوں کے بیچ صف باندھنے سے منع فرمایا جاتا اور وہاں سے دھکے دے کر ہٹائے جاتے تھے۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ، باب الصلوۃ بین السواری فی الصف، جلد 1، صفحہ 176، حدیث: 1002، مطبوعہ: لاہور)

شروح سنن ابن ماجہ میں اس حدیث پاک کے جزء (کنا ننھی۔۔۔الخ) کے تحت ہے:"لعل سبب النھی انہ موجب للفرقۃ والجماعۃ سبب الجمعیۃ وھذا اذا کان المکان واسعاً واما اذا ضاق المکان وازدحم الناس فلابد من الصفوف بین السواری۔۔۔قال فی "العینی" و"الفتح" اذا کان منفرداً لا باس بالصلاۃ بین الساریتین بخلاف الجماعۃ لان ذالک یقطع الصفوف وتسویۃ الصفوف فی الجماعۃ مطلوبۃ (مرقاۃ)۔۔۔وقال السندی: والنھی عنہ لقطع السواری الصف" ترجمہ: شاید اس ممانعت کا سبب فرقت (جماعت کو منتشر کرنا) ہے حالانکہ جماعت تو جمیعت کا سبب ہے، اور یہ (ممانعت کا حکم) اس وقت ہے جب جگہ میں گنجائش ہو (پھر بھی ستونوں کے درمیان صف بنائی جائے)، بہرحال جب جگہ تنگ ہو اور لوگوں کا رش بہت زیادہ ہو تو ستونوں کے درمیان صف بنا سکتے ہیں، علامہ عینی نے شرح عینی اور امام ابن ہمام نے فتح القدیر میں فرمایا: اکیلے شخص کا ستونوں کے درمیان نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں برخلاف جماعت

کے، کیونکہ جماعت کی صورت میں قطع صف ہوگا حالانکہ صفوں کو برابر کرنا جماعت میں مطلوب ہے۔اور علامہ سندھی فرماتے ہیں: اور اس (دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھنے سے) ممانعت کی وجہ ستون کا صف کو (دو حصوں میں) کاٹ دینا ہے۔

(شروح سنن ابن ماجہ: کتاب اقامۃ الصلاۃ، باب الصلوۃ بین السواری فی الصف، جلد 1، صفحہ 423، مطبوعہ: بیت الافکار الدولیۃ، بیروت)

جامع ترمذی و سنن نسائی و صحیح حاکم میں ہے: "**عن عبدالحمید بن محمود قال صلینا خلف امیر من الامراء فاضطرّنا الناس صلینا بین الساریتین فلما صلینا قال انس بن مالک رضی اللہ عنہ کنا نتقی ھذا علی عھد رسول اللہ ﷺ وفی الباب عن قرۃ ابن ایاس المزنی حدیث انس حسن صحیح، وقد کرہ قوم من اھل العلم ان یصف بین السواری وبہ یقول احمد و اسحاق**۔ ترجمہ: عبدالحمید بن محمود فرماتے ہیں: ہم نے ایک امیر کے پیچھے نماز پڑھی لوگوں نے ہمیں مجبور کیا تو ہمیں دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھنی پڑی۔ جب ہم نماز پڑھ چکے تو انس بن مالک نے فرمایا ہم زمانہ اقدس حضور سید عالم ﷺ میں اس سے بچتے تھے۔ (امام ترمذی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں) اس بارے میں قرہ بن ایاس مزنی سے حدیث انس حسن صحیح ہے۔ تحقیق اہل علم میں سے بہت سے علماء ستونوں کے درمیان صف بنانے کو مکروہ قرار دیتے ہیں۔ یہی مؤقف امام احمد بن حنبل و امام اسحاق کا بھی ہے۔

(جامع الترمذی: کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی کراہیۃ الصف بین السواری، جلد 1، صفحہ 156، حدیث 219، مطبوعہ: لاہور)

(سنن نسائی: کتاب الامامۃ والجماعۃ، باب الصف بین السواری، جلد 1، صفحہ 145، حدیث: 821، مطبوعہ: لاہور)

(المستدرک للحاکم: و من کتابہ الامامۃ و صلاۃ الجماعۃ، جلد 1، صفحہ 329، دار الکتب العلمیہ: بیروت)

اور سنن ابوداؤد و مسند احمد میں ہے: "**عن الحمید بن محمود، قال صلیت مع انس بن مالک، یوم الجمعۃ فدفعنا الی السواری، فتقدمنا و تاخرنا، فقال انس: کنا نتقی ھذا علی عھد رسول اللہ ﷺ**"۔ ترجمہ: عبدالحمید بن محمود سے مروی ہے وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک کیساتھ جمعہ کے دن نماز پڑھی تو ہمیں ستونوں کے درمیان دھکیل دیا گیا، پس ہم آگے پیچھے ہوگئے، تو حضرت انس نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اس سے بچتے تھے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الصلوۃ، باب الصفوف بین السواری، جلد 1، صفحہ 107، حدیث: 673، مطبوعہ: لاہور)

(مسند للامام احمد بن حنبل، مسند انس بن مالک، جلد 19، صفحہ 346، موسسۃ الرسالہ: بیروت)

عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں قبیل "**باب الصلوٰۃ الی الراحلۃ**" سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ انہوں نے فرمایا: "**لاتصفوا بین الاساطین و اتموا الصفوف**"۔ ستونوں کے بیچ میں صف نہ باندھو اور صفیں پوری کرو۔

(عمدۃ القاری شرح البخاری: کتاب الصلوۃ، باب الصلوۃ بین السواری فی غیر جماعۃ، جلد 4، صفحہ 741، دار الکتب العلمیہ: بیروت، لبنان)

صحیح بخاری میں ہے: **عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال: دخل النبی البیت و اسامۃ بن زید و عثمان بن طلحۃ و بلال، فاطال ثم خرج، کنت اول الناس دخل علی اثرہ، فسالت بلالاً: این صلی؟ قال: بین العمودین المقدمین**" ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

کہ نبی اکرم ﷺ، اسامہ بن زید، عثمان بن طلحہ اور بلال رضی اللہ عنھم خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے، آپ اندر کافی دیر تک رہے اور پھر باہر تشریف لے آئے، میں سب سے پہلے آپ کے پیچھے آیا اور حضرت بلال سے دریافت کیا، نبی کریم ﷺ نے کہاں نماز ادا کی؟ انہوں نے جواب دیا: آگے والے دو ستونوں کے درمیان۔

(صحیح بخاری، کتاب الصلوۃ، باب الصلوۃ بین السواری فی غیر الجماعۃ، جلد 1، صفحہ 138، حدیث: 504، مطبوعہ: لاہور)

امام بخاری نے صحیح بخاری میں باب قائم کیا: "باب الصلاۃ بین السواری فی غیر جماعۃ"۔ جماعت کے علاوہ ستونوں کے درمیان نماز پڑھنے کا باب۔ (صحیح البخاری: کتاب الصلوۃ، باب الصلوۃ بین السواری فی غیر جماعۃ، جلد 1، صفحہ 138، مطبوعہ: لاہور)

علامہ محمود عینی کہ اجلہ ائمہ حنفیہ سے ہیں اس کی شرح میں فرماتے ہیں: "قید بغیر جماعۃ لان ذٰلک یقطع الصفوف و تسویۃ الصفوف فی الجماعۃ مطلوبۃ بعینہ"۔ بغیر جماعت کی قید اس لئے ہے کہ یہ (نمازی کا دو ستونوں کے درمیان ٹھہرنا) صفوں کو توڑنا ہے حالانکہ صفوں کا مکمل و برابر ہونا جماعت میں مطلوب ہے۔

(عمدۃ القاری شرح البخاری: باب الصلاۃ بین السواری فی غیر جماعۃ، جلد 4، صفحہ 417،416، دار الکتب العلمیہ: بیروت، لبنان)

اسی طرح فتح الباری شرح صحیح بخاری میں امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "انما قید بغیر الجماعۃ لان ذلک یقطع الصفوف، وتسویۃ الصفوف فی الجماعۃ مطلوب، وقال الرافعی فی شرح المسند: احتج البخاری بھذا الحدیث، ای حدیث ابن عمر عن بلال، علی انہ لا باس بالصلاۃ بین الساریتین اذا لم یکن فی جماعۃ، قال المحب الطبری: کرہ قوم الصف بین السواری للنھی الوارد عن ذالک، محل الکراھۃ عند عدم الضیق"۔ ترجمہ: امام بخاری نے "بغیر الجماعۃ" کی قید لگائی، کیونکہ یہ قطع صف ہو گا، اور جماعت میں صفیں برابر کرنا مطلوب ہے، اور امام رافعی شرح مسند میں فرماتے ہیں: امام بخاری نے اس حدیث یعنی حضرت ابن عمر عن بلال رضی اللہ عنھما سے اس بات پر دلیل لی کہ جماعت کے علاوہ دونوں ستونوں کے درمیان نماز پڑھنے میں کچھ حرج نہیں، اور امام محب طبری نے فرمایا: ستونوں کے درمیان نماز پڑھنے کی ممانعت وارد ہونے کی وجہ سے بہت سے علماء اسے مکروہ فرماتے ہیں، اور کراہت اس وقت ہو گی جب جگہ میں گنجائش ہو۔ (جب تنگی ہو تو کراہت نہیں)

(فتح الباری شرح البخاری باب الصلاۃ بین السواری فی غیر جماعۃ، جلد 1، صفحہ 689، دار الریان للتراث: قاہرہ، مصر)

عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں ابن حبیب سے ہے: "لیس النھی عن تقطیع الصفوف اذا ضاق المسجد وانما نھی عنہ اذا کان المسجد واسعا"۔ جب مسجد (میں جگہ) تنگ ہو تو اس وقت صفوں کو توڑنا منع نہیں، یہ اسوقت منع ہے جب مسجد میں گنجائش ہو۔

(عمدۃ القاری شرح البخاری: باب الصلاۃ بین السواری فی غیر جماعۃ، جلد 4، صفحہ 417، دار الکتب العلمیہ: بیروت، لبنان)

اُسی میں ہے: "قال مالک فی المدونۃ لا باس بالصلاۃ بینھما لضیق المسجد" اھ۔ ترجمہ: امام مالک مدوّنہ میں فرماتے ہیں جب مسجد تنگ ہو تو دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھنے میں حرج نہیں اھ۔

(عمدۃالقاری شرح البخاری باب الصلاۃ بین السواری فی غیر جماعۃ، جلد4، صفحہ 417، دارالکتب العلمیہ: بیروت، لبنان)

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضاخان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بے ضرورت مقتدیوں کا دَر(دروازہ) میں صف قائم کرنا یہ سخت مکروہ کہ باعث قطعِ صف ہے اور قطع صف ناجائز، ہاں اگر کثرتِ جماعت کے باعث جگہ میں تنگی ہو اس لئے مقتدی دَر میں اور امام محراب میں کھڑے ہوں تو کراہت نہیں۔ یونہی اگر مینہ کے باعث پچھلی صف کے لوگ دروں میں کھڑے ہوں تو یہ ضرورت ہے۔"والضرو رات تبیح المحظورات" (سخت ضرورت ممنوعات کو مباح کر دیتی ہے۔ت) رہا اکیلا، اسکے لئے ضرورت، بے ضرورت محراب میں، دَر میں مسجد کے کسی حصہ میں کھڑا ہونا اصلاً کراہت نہیں رکھتا۔

(فتاوی رضویہ، کتاب الصلاۃ، باب اماکن الصلاۃ، جلد6، صفحہ 131، رضافاؤنڈیشن: لاہور)

عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں ہے:"اذکان منفردا لاباس فی الصلاۃ بین الساریتین اذالم یکن فی جماعۃ"۔ جب تنہا نماز ادا کر رہا ہو تو دوستونوں کے درمیان نماز ادا کرنے میں حرج نہیں جبکہ وہ جماعت میں نہ ہو۔

(عمدۃ القاری شرح البخاری باب الصلاۃ بین السواری فی غیر جماعۃ، جلد4، صفحہ 415، دارالکتب العلمیہ: بیروت، لبنان)

امام اہلسنت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:"اس بیان سے واضح ہوا کہ زید وعمر دونوں کے کلام میں دو دو غلطیاں ہیں زید نے دَر(دروازہ) میں نماز ناجائز بتائی یہ زیادت ہے(شرعی مسئلہ میں حد سے بڑھنا ہے حالانکہ یہ) ناجائز نہیں، ہاں امام کو مکروہ ہے۔ یونہی منفرد کو اس حکم میں شریک کرنا ٹھیک نہیں، خود حضور اکرم ﷺ جب کعبہ معظمہ تشریف لے گئے، دوستونوں کے درمیان نماز پڑھی۔ کمافی ثبت فی الصحاح عن ابن عمر عن بلال رضی اللہ تعالٰی عنھم۔ جیسا کہ صحاح میں حضرت ابن عمر نے حضرت بلال رضی اللہ تعالٰی عنھم سے روایت کیا ہے۔ عمرو کا امام کو دَر(دروازہ) میں کھڑا ہونا بلا کراہت جائز ماننا صحیح نہیں، یونہی منفرد کا محراب میں قیام مکروہ جاننا کہ یہاں جو وجوہِ کراہت علماء نے لکھے ہیں یعنی شبہ اختلاف مکان امام و جماعت یا اشتباہ حال یا تشبہ اہل کتاب ان میں سے کوئی وجہ منفرد کے لئے متحقق نہیں۔

(فتاوی رضویہ، جلد6، باب اماکن الصلوۃ، صفحہ 133 تا136، رضافاؤنڈیشن: لاہور)

واللہ تعالٰی اعلم و علمہ جل مجدہ أتم و أحکم

کتبہ: ابو حمزہ محمد آصف مدنی غفرلہ

18ربیع الآخر 1441ھ 4دسمبر 2020

الجواب صحیح

أبو أطهر محمد أظهر العطاري المدني عفی عنه الباري